بسم اللہ الرحمن الرحیم

واجب الاعادہ نماز کی جماعت میں نئے سرے سے پڑھنے والے کا شامل ہونا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں نماز عصر کی جماعت کروا رہا تھا، اس میں بھولے سے سورہ فاتحہ کی تقریباً ڈیڑھ آیت جہراً پڑھی، فوراً یاد آنے پر وہیں سے سراً قراءت شروع کر دی۔ پھر آخر میں سجدہ سہو کرنا بھول گیا اور سجدہ سہو کے بغیر نماز مکمل کر دی۔ نماز مکمل کرنے کے بعد اعلان کیا کہ نماز دوبارہ پڑھی جائے گی، اس پر جو وہاں مسبوق نمازی نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے میرے اس اعلان پر اپنی نمازیں توڑ دیں اور میرے ساتھ شریک نماز ہو گئے پھر میں نے درست طریقہ سے نماز مکمل پڑھائی۔ تو ایسی صورت میں ہم سب کی نمازوں کا کیا حکم ہے؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں جب آپ نے نماز عصر میں سورہ فاتحہ کی ڈیڑھ آیت جہر سے پڑھ لی تو آپ پر سجدہ سہو واجب ہو گیا، لیکن جب آپ نے سجدہ سہو نہیں کیا اور نماز مکمل کر لی تو نماز واجب الاعادہ ہو گئی۔ اس کے بعد دوبارہ جماعت کروانے کے اعلان پر نماز پڑھی گئی تو آپ اور شروع سے شامل مقتدیوں کی واجب الاعادہ نماز ہو گئی، البتہ جن مسبوق نمازیوں نے اپنی نمازیں توڑ کر آپ کے ساتھ دوبارہ شریک جماعت ہوئے، ان کی نماز نہیں ہوئی، ان کے ذمہ عصر کی نماز باقی ہے، کیونکہ آپ اور شروع سے شامل مقتدیوں کے فرض ادا ہو چکے تھے، مگر ترک واجب کی وجہ سے دوبارہ نماز پڑھ رہے تھے جبکہ مسبوق نمازیوں کے نماز توڑنے کی وجہ سے ان کے فرض ہی ادا نہیں ہوئے، اس لئے ایسے مسبوق ترک واجب کی وجہ سے دوبارہ پڑھی گئی نماز میں شریک نہیں ہو سکتے، نیز بلا عذر شرعی نماز توڑنے کی وجہ سے مسبوق نمازی گناہ گار ہوئے۔

امام کے لئے کونسی رکعت میں سراً اور کونسی رکعت میں جہراً قراءت کرنا واجب ہے اس کو بیان کرتے ہوئے تنویر الابصار و درمختار میں ہے: "(ويجهر الامام) وجوبا (في الفجر وأولى العشاءين أداء وقضاء وجمعة وعيدين وتراويح ووتر) اى فى رمضان۔۔۔و يسرفي غيرها) ملخصا۔" امام وجوبی طور پر فجر اور مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں، جہر کے ساتھ قراءت کرے گا، چاہے یہ نمازیں ادا ہوں یا قضا۔ یونہی جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان کے وتر میں بھی جہر کرے گا۔۔۔ اور اس کے علاوہ نمازوں میں آہستہ قراءت کرے گا۔

علامہ ابن عابدین الشامی رحمۃ اللہ علیہ اس عبارت "ويسرفي غيرها" کے تحت فرماتے ہیں: "وهو الثالثة من المغرب والأخريان من العشاء، وكذا جميع ركعات الظهر والعصر" اور وہ مغرب کی تیسری اور عشاء کی آخری دو رکعت ہیں، اور اسی طرح ظہر اور

عصر کی تمام رکعات ہیں کہ ان میں آہستہ قراءت کرے گا۔ (تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، ج 02، ص 304 تا 306، مطبوعہ : کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : "فجر و مغرب و عشا کی دو پہلی میں اور جمعہ و عیدین و تراویح اور وتر رمضان کی سب میں امام پر جہر واجب ہے اور مغرب کی تیسری اور عشا کی تیسری چوتھی یا ظہر و عصر کی تمام رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔" (بہار شریعت، ج 1، ص 544، مطبوعہ : مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سجدہ سہو کے وجوب کی صورتوں کے تحت تنویر الابصار و در مختار میں ہے : "(والجهر فيما يخافت فيه) للامام (وعكسه) لكل مصل في الاصح، والاصح تقديره (بقدر ما تجوز به الصلاة في الفصلين۔)" اور سری نماز میں امام کا جہر کرنا اور جہری نماز میں ہر نمازی کا سر کرنا اصح قول کے مطابق سجدہ سہو کو واجب کردے گا، اور اصح قول کے مطابق اس کی مقدار اتنی ہے کہ جس سے نماز درست ہوتی ہے دونوں صورتوں میں۔ (تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، ج 02، ص 657، مطبوعہ : کوئٹہ)

سیدی اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں : "اگر امام ان رکعتوں میں جن میں آہستہ پڑھنا واجب ہے، جیسے ظہر و عصر کی سب رکعات اور عشاء کی پچھلی دو اور مغرب کی تیسری اتنا قرآن عظیم جس سے فرض قراءت ادا ہو سکے (اور وہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مذہب میں ایک آیت ہے) بھول کر باآواز پڑھ جائیگا تو بلاشبہ سجدہ سہو واجب ہوگا، اگر بلا عذر شرعی سجدہ نہ کیا یا اس قدر قصداً باآواز پڑھا تو نماز کا پھیرنا واجب ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج 6، ص 251، مطبوعہ : رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : "امام نے جہری نماز میں بقدر جواز نماز یعنی ایک آیت آہستہ پڑھی یا سری میں جہر سے تو سجدہ سہو واجب ہے اور ایک کلمہ آہستہ یا جہر سے پڑھا تو معاف ہے۔" (بہار شریعت، ج 1، ص 714، مطبوعہ : مکتبۃ المدینہ، کراچی)

دوبارہ ہونے والی جماعت میں نئے لوگ کب شامل ہو سکتے ہیں اور کب نہیں؟ اس کے متعلق سیدی اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں : "فرض کے ترک سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور واجب کے ترک سے مکروہ تحریمی، اور سنت موکدہ کا ترک بہت برا ہے اور غیر موکدہ کے ترک سے مکروہ تنزیہی، اور مستحب کے ترک سے غیر اولی، **فرض کے ترک میں پھر پڑھنا فرض ہے کہ پہلی نماز اصلاً نہ ہوئی اور اس صورت میں نئے آدمی شامل ہو سکتے ہیں، اور واجب بھول کر چھوٹا تو سجدہ سہو کا حکم ہے اور قصداً چھوڑا یا بھول کر چھوٹا تھا مگر سجدہ سہو نہ کیا تو اعادہ واجب ہے** اور سنت کے ترک میں سنت اور مستحب کے ترک میں **مستحب اور ان سب صورتوں میں نئے آدمی شامل نہیں ہو سکتے۔**" (فتاوی رضویہ، ج 7، ص 306، مطبوعہ : رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

یونہی فتاوی امجدیہ میں ہے : "اگر اعادہ نماز بربنائے ترک واجب ہے یعنی نماز مکروہ تحریمی ہوئی ہے، تو نیا مقتدی فرض پڑھنے والا اس کے ساتھ شریک نہیں ہو سکتا، کہ امام کا فرض ادا ہو چکا ہے، مگر چونکہ ناقص طور پر ادا ہوا اس لئے اس نقصان کو دفع کرنے کے لیے اعادہ کرتا ہے۔" (فتاوی امجدیہ، ج 1، ص 169، مطبوعہ : مکتبۃ رضویہ، کراچی)

نماز شروع کر کے بلاعذر توڑنا حرام وگناہ ہے، جیسا کہ بہار شریعت میں ہے: "نماز توڑنا بغیر عذر ہو تو حرام ہے۔" (بہار شریعت، ج 1، ص 697، مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ، کراچی)

تنبیہ: یاد رہے سری نماز میں اکثر سورہ فاتحہ جہراً پڑھنے سے پہلے اس کا سراً اعادہ کرلیا جائے یا جہری نماز میں اکثر سورہ فاتحہ سراً پڑھنے سے پہلے اس کا جہراً اعادہ کرلیا جائے تو واجب ہونے والا سجدہ سہو ساقط ہو جاتا ہے۔ مذکورہ صورت میں آپ نے سری نماز میں ڈیڑھ آیت جہراً پڑھنے کے بعد دوبارہ اس کا سراً اعادہ نہیں کیا، تو لازم شدہ سجدہ سہو ادا کرنا واجب تھا، اور سجدہ سہو نہ کرنے کی وجہ سے نماز واجب الاعادہ ہوئی، اگر آپ دوبارہ اس کا سراً اعادہ کرلیتے تو جو سجدہ سہو لازم ہوا تھا، سراً اعادہ کرنے کی وجہ سے ساقط ہو جاتا۔

فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورت سے پہلے فاتحہ کی تکرار نہ کرنا واجب ہے، اس کے متعلق تنویر الابصار و درمختار، واجبات نماز کے باب میں ہے: "(وتقدیم الفاتحۃ علی) کل (السورۃ) وکذا ترک تکریرھا قبل سورۃ الاولیین۔" اور سورت پر فاتحہ کو مقدم کرنا، اور اسی طرح پہلی دو رکعتوں میں سورت سے پہلے فاتحہ کی تکرار نہ کرنا (واجب ہے)۔

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ درمختار کی عبارت (وکذا ترک تکریرھا) تحت فرماتے ہیں: "فلو قراھا فی رکعۃ من الاولیین مرتین وجب سجود السھو لتاخیر الواجب وھو السورۃ کما فی الذخیرۃ وغیرھا، وکذا لو قرا اکثرھا ثم اعادھا کما فی الظھیریۃ۔" پس اگر فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سے کسی رکعت میں دوبار فاتحہ پڑھی تو واجب میں تاخیر کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہوگا اور وہ واجب، سورت ہے جیسا کہ ذخیرہ وغیرہ میں ہے، اور اسی طرح اگر اکثر سورت فاتحہ پڑھی پھر اس کا اعادہ کیا تو سجدہ سہو واجب ہوگا جیسا کہ ظہیریہ میں ہے۔ (تنویر الابصار و درمختار مع ردالمحتار، ج 2، ص 187 تا 188، مطبوعہ: کوئٹہ)

جہری نماز میں بعض سورہ فاتحہ سراً پڑھ کر اس کا جہراً اعادہ کرنے سے سجدہ سہو ساقط ہو جائے گا جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "لو خافت ببعض الفاتحۃ یعیدہ جھرا لان تکرار البعض لا یوجب السھو ولا الاعادۃ والاخفاء بالبعض یوجبہ فبالاعادۃ جھرا یزول الثانی ولا یلزم الاول" یعنی: اگر بعض فاتحہ آہستہ قراءت کی تو وہ جہراً اس کا اعادہ کرے کیونکہ بعض کا تکرار سجدہ سہو اور نماز کے اعادہ کو واجب نہیں کرتا اور بعض کو آہستہ پڑھنا سجدہ سہو کو واجب کرتا ہے تو جہراً اعادہ کرنے سے دوسرا (نماز کے اعادہ کا وجوب) زائل ہو جاتا اور پہلا (سجدہ سہو کا وجوب) لازم نہیں رہتا۔ (جد الممتار، ج 3، ص 237، مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ، کراچی)

حضرت علامہ محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی فتاوی امجدیہ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں: "آہستہ آہستہ سورہ فاتحہ پڑھتا رہا، پھر بلند آواز سے پڑھنا شروع کیا، تو اگر سورہ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا تھا پھر شروع سے پڑھنا شروع کیا تو بھی سجدہ سہو واجب کہ یہ اکثر سورہ فاتحہ کی تکرار ہوئی اور یہ موجب سجدہ سہو ہے اگر دونوں دفعہ بلا قصد سہواً ہوا ہو تو۔ اور اگر بالقصد تکرار کی تو اعادہ واجب اور اگر سورہ فاتحہ کا اکثر حصہ نہیں پڑھا تھا (اس سے پہلے ہی دوبارہ پڑھ کر درست کرلیا) تو نہ سجدہ سہو ہے نہ اعادہ۔" (فتاوی امجدیہ، ج 01، ص 282، مطبوعہ: مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد نوید رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر : Har-6666

تاریخ اجراء : 12رجب المرجب1446ھ/13جنوری2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net